الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **abeeha**
Address :
Subject : **TALAQ**
Writer : خانزادہ

Serial No : **19330**
Date : **4/28/2013**
Contact No:
Email :

asalam o alaikum mufti sb muje plz es swal ka jwab dein k mri shadi 4 month kbl hoi .. mery husband aik bar mry pas aye lakin wo koi relation na bna paye or phir 3month tk us insan ny muje kbi hath nai lgaya or lfzi mhbt b na di bad mein pta chla k wo naturaly beemar thy lakin us ny na btaya or shadi kr li asi soorat mein tlaak ki kya hesiat hy or idhat k kya ehkam hn jb k wo beemar hy or hm dono mein koi relation nhe mein usi trah kneari hn plz reply den ap ki shukr guzar hn gi

السلام علیکم: مفتی صاحب مہربانی کر کے مجھے اس سوال کا جواب دیں۔ میری شادی ۴ مہینے پہلے ہوئی میرے شوہر ایک بار میرے پاس آئے لیکن وہ کوئی تعلق نہ بن پائے اور پھر 3 ماہ تک اُس انسان نے مجھے کبھی ہاتھ نہیں لگایا اور لفظی محبت بھی نہ دی بعد میں پتہ چلا کہ وہ جنسی بیمار تھے لیکن اُس نے نہ بتایا اور شادی کر لی ایسی صورت میں طلاق کی کیا حیثیت ہے اور عدت کا کیا حکم ہے جبکہ وہ بیمار ہے اور ہم دونوں میں کوئی تعلق نہیں میں اُسی طرح کنواری ہوں مہربانی کر کے جواب دیں آپکی شکر گزار ہونگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر سائلہ کو شوہر کے نامرد ہونے کا پہلے سے علم نہیں تھا اور جب سے نکاح ہوا اس وقت سے ایک بار بھی ہمبستری کی قدرت نہ ہوئی ہو اور جب سائلہ کو اسکے نامرد ہونے کا علم ہوا ایک بار بھی ساتھ رہنے پر رضامندی کی تصریح نہ کی ہو اور ساتھ رہنے میں واقعۃً عفت کا اندیشہ ہو تو اُسے چاہیے کہ شخص مذکور سے طلاق یا حق مہر کے عوض خلع کا مطالبہ کرے اگر وہ ظالم اس پر آمادہ نہ ہو تو باامر مجبوری خلاصی کی صورت یہ ہیکہ اپنا معاملہ کسی مسلمان حاکم کے عدالت میں (اگرچہ انگریزی حکومت کا ماتحت ہو) یا مسلمانوں کی پنچائیت میں یا مسلمہ حَکَم کے سامنے پیش کرے اور وہ حاکم یا سرپنچ مندرجہ ذیل حکمِ شرعی کے مطابق حکم دے حکمِ شرعی یہ ہے کہ حاکم اس عنین کو ایک سال قمری کی مہلت دے علاج کرنے کیلئے اگر وہ ایک مرتبہ بھی جماع کرنے پر قادر نہ ہوا تو سال بھر کے بعد عورت پھر اسی حاکم یا اسکے قائم مقام حاکم کے سامنے یہ قضیہ پیش کر کے تفریق کا مطالبہ کرے حاکم اس خاوند سے کہے گا تو طلاق دیدے اگر اس نے طلاق نہ دی تو یہ حاکم یا سرپنچ یا حَکَم خود تفریق کر دیگا اور یہ تفریق قائم مقام طلاق سمجھی جائیگی نیز مذکورہ صورت میں سائلہ پورا مہر لینے کی حقدار ہے جبکہ سائلہ پر عدت گذارنا لازم ہوگی۔

فی الہدایۃ: باب العنین وغیرہ، وإذا کان الزوج عنینا أجّله الحاکم سنةً فإن وصل إلیها فبها وإلا فرق بینهما اذا طلبت المرأة هکذا روی عن عمر وعلی وابن مسعود (الی قوله) فاذا مضت المدة ولم یصل الیها تبین أن العجز بآفة أصلیة ففات الإمساك بالمعروف ووجب علیه التسریح بالاحسان فاذا امتنع ناب القاضی منابه ففرق بینهما ولا بد من طلبها لأن التفریق حقها وتلك الفرقة تطلیقة بائنة (الی قوله)

(جاری ہے)

ولها كمال مهرها إن كان خلا بها فإن خلوة العنين صحيحة ويجب العدة (ج۱ اولين ص۴۲۰-۴۲۱) - والله اعلم بالصواب

خانزاده عفى عنه
دار الافتاء جامعة بنورية سائٹ کراچی ۱۶
۱۹ ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ

الجواب صحيح
میرزہ نادر جان [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۰ ذو القعدہ ۱۴۳۴ھ

الجواب صحيح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۲۳ ذو القعدہ ۱۴۳۴ھ

نائب رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

الجواب صحيح
عبد الله [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۶ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء
نمبر ۱۹۳۳۰
۲۶ [illegible] ۱۴۳۴ھ
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية سائٹ کراچی

1/12/13